Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۳ شعبان ۱۳۹۷ھ ۳۱ وفا ۱۳۵۶ھش ۳۱ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ر وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ جدّ و جہد کرتا رہے

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے۔ میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خود دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدّنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے وَلَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جدّ و جہد سے کام کرے جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذّات نہ بنا لو۔ دین کو مقصود بالذّات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولتمندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقعہ نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اوّلؓ نے جو ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپؓ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اوّل ہوئے۔"

(الحکم ۱۶ ر اگست ۱۹۰۰ء)

محترم پیر عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا جو حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے عزیزوں میں سے ہیں آجکل تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ بخار کے علاوہ انہیں مسلسل ہچکی کی تکلیف بھی ہے جس سے وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد السمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا)

میرے بیٹے عزیز چوہدری نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح عزیزہ شاہدہ ظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب وڑائچ محلہ دار النصر ربوہ کے ہمراہ چار ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے ۲۵/۷ کو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب وڑائچ کے مکان پر پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد ابراہیم جہلمی فیکٹری ایریا ربوہ)

درخواستِ دعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم سید محمود احمد ناصر کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ غذا کے لئے جو نالی ڈالی ہوئی تھی وہ نکال دی گئی ہے اور اب منہ کے ذریعہ دودھ وغیرہ دی جا رہی ہے۔ زخم مندمل ہونے میں ابھی کچھ دن لگیں گے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکمل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۱ وفا ۱۳۵۶ ہش
۳۱ جولائی ۱۹۷۷ء

ایک انتہائی اہم اور عظیم امانت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو اپنا یہ عظیم احسان یاد دلا کر کہ وہ انہیں ہر قسم کے خطرات سے معجزانہ طور پر بچاتا اور انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا چلا آرہا ہے اس احسان عظیم پر اس کا عملاً شکر ادا کرنے کے ایک خاص طریق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ طریق یہ ہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کی خیانت نہ کریں اور نہ باہم ایک دوسرے کی خیانت کے مرتکب ہوں اور یہ کہ اگر وہ خیانت کے مرتکب ہوں گے تو اس کی انہیں سخت سزا ملے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○" (الانفال آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ اور رسولؐ کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں کی خیانت کرو اس حالت میں کہ تم جانتے بوجھتے ہو۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کی وضاحت کرتے ہوئے رقم فرمایا ہے یہاں مراد یہ ہے کہ تم پر حقیقت کھل گئی ہے اگر تم حقیقت کھل جانے کے بعد بھی خیانت کرو گے تو اس خیانت کی تمہیں سخت سزا ملے گی۔ اس سے ظاہر ہے کہ امانت میں خیانت بہت بڑا جرم ہے اور اس کی سزا مل کر رہتی ہے۔ تاہم یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ اور رسولؐ کی وہ کونسی امانت ہے جس میں خیانت سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور اس کے خطرناک عواقب سے خبردار فرمایا ہے۔ سو یہ امانت وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ○" (الاحزاب آیت ۷۳)

ترجمہ: ہم نے کامل امانت (یعنی شریعت) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ وہ یقیناً (انتہائی مشقت کے ذریعہ اپنی جان پر) ظلم کرنے والوں اور عواقب سے بے پرواہ ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

اس آیت کی رو سے خدا اور رسولؐ کی امانت یہی ہے کہ انسان شریعت حقہ پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے آپ کو صفات الٰہیہ کا مظہر بنائے اور دوسروں تک اس شریعت کو پہنچا کر اور انہیں اس پر عمل پیرا کرا کے انہیں بھی اس قابل بنائے کہ وہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق صفات الٰہیہ کے مظہر بنیں اور اس طرح اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے سے اس کرۂ ارض پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی طاقتیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں کہ وہ قربانی و ایثار سے کام لے کر اور انتہائی مشقت برداشت کر کے اس امانت کے حق کو کما حقہٗ ادا کر سکتا ہے۔ سو مومنوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کی طرف سے سپرد کی ہوئی اس امانت میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں بلکہ کمال مستعدی کے ساتھ اپنی استعداد کی آخری حد تک اس کا حق ادا کرتے چلے جائیں۔

اس آخری زمانہ میں احمدی ہونے کی حیثیت میں یہ عظیم امانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے سپرد کی گئی ہے اور ہمارا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ ہم کسی بھی قربانی اور مشقت سے دریغ نہ کرتے ہوئے اس امانت کا حق ادا کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ پر تقریر کے دوران احباب جماعت کو خدا اور رسولؐ کی امانت کے ضمن میں ان کا اہم فرض یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے ہر بچے، ہر نوجوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام ہمارے سپرد کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی امانت نہیں ہو سکتی ...... جو چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہو سکتی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض کے لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرو تا کہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے .... اس وقت اسلام کی کشتی بھنور میں ہے اور اس کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اگر ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھانے کی کوشش کریں تو ہزاروں نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آسکتے ہیں۔ ہمیں اس وقت ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے۔ ہمیں گریجویٹوں کی ضرورت ہے اور کم تعلیم والوں کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہر طبقہ تک اسلام کی آواز پہنچ سکیں۔ اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھ لو گے تو یقیناً اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ نکال کر لے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ابدی حیات عطا فرمائے گا۔ تمہارے بعد بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے، بڑے بڑے علماء پیدا ہوں گے، بڑے بڑے صوفیاء پیدا ہوں گے، بڑے بڑے بادشاہ آئیں گے۔ مگر یاد رکھو خدا تعالیٰ نے جو شرف ہمیں عطا فرمایا ہے بعد میں آنے والوں کو وہ میسر نہیں آسکتا جیسے عالم اسلام میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں مگر جو رتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کو ملا وہ ان بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوا .... پس خدمت دین کے اس اہم موقع کو جو تمہیں صدیوں کے بعد نصیب ہوا ہے ضائع مت کرو اور اپنے گھروں کو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے بھر لو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء مطبوعہ الفضل ۶ جنوری ۱۹۶۱ء
بحوالہ "مشعل راہ" صفحہ ۹۲۱ تا ۹۲۳)

پس ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ خدا اور رسولؐ کی طرف سے ایک عظیم امانت ہمارے سپرد کی گئی ہے اور وہ امانت یہ ہے کہ ہم انتہائی قربانی و ایثار سے کام لے کر اور انتہائی مشقت اٹھا کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرتے چلے جائیں۔ اس عظیم امانت کا حق ادا کرنے کا اجر عظیم ہے اور اس میں خیانت کا انجام بہت ہولناک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی نسلاً بعد نسلٍ توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین!

اُٹھا، اَب تو اُٹھا چشمِ عنایت

جو اَبرِ تر یہاں سے ہو گیا ہے
ہماری بیکسی پہ رو گیا ہے

اُٹھا، اَب تو اُٹھا چشمِ عنایت
تڑپتے اِک زمانہ ہو گیا ہے

نگارِ عقل! تیرے آستاں سے
جو آیا ہے وُہ کانٹے بو گیا ہے

غنیمت ہیں یہ آہوں کے شرارے
کہ گھر کا کچھ اندھیرا تو گیا ہے

جو کل ٹپکا تھا میری چشمِ تر سے
وُہ اِک قطرہ ہی دامن دھو گیا ہے

مہک آتی ہے اُس کی خاکِ پا سے
تِرے کوچے سے جو بھی ہو گیا ہے

ورائے عقل بھی عالم ہیں لیکن
اِسی عالم میں عالم کھو گیا ہے

چلا ہے جو بھی راہِ مصطفیٰؐ پر
وُہ محبوبِ الٰہی ہو گیا ہے

(مُبشّر احمد راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پنجہ صاحب کی ساکھی

(مکرم عباد اللہ صاحب گیانی - ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس رنگ میں اسلام کی حقانیت واضح فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور علیہ السلام نے جو عظیم اسلامی خدمات سرانجام دیں ان کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ حضور نے غیر مسلموں کی کتب سے حوالہ جات پیش کر کے اسلام کی صداقت کو واضح فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضور نے سکھ کتب کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا اور ثابت کیا کہ گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے شیدائی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی تھے۔ حضور کی اس تحقیق کے بعد خود سکھوں میں ایسے ودوان پیدا ہو گئے جنہوں نے یہ بات برملا بیان کی کہ:-

"گورو نانک جی نے مسلمانوں کے عقیدہ خدائے واحد کو تسلیم کیا ہے۔" (جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۳۷)

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گورو نانک جی خدا کا ایک سریشٹ (خاص) پیغمبر مانتے تھے۔"
(جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۱۳۰)

توحید باری تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار اسلام کا دروازہ ہے۔ یہی وہ بات ہے جو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کے اقرار کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو نانک جی کے بارہ میں یہ شہادت دی ہے:-

"ہماری رائے باوا صاحب کی نسبت یہ ہے کہ بلا شبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وید سے بیزار ہو کر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر ایک نئی زندگی پا چکے تھے۔ جو بغیر خدائے تعالیٰ اور رسول پاک کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔" (ست بچن صفحہ ۱۳)

ایک اور مقام پر حضور علیہ السلام نے گورو نانک جی کے بارہ میں یہ فرمایا ہے:-

"باوا نانک صاحب نہ صرف عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے بلکہ ان کو اسلام کے ان اولیاء اور بزرگوں میں سے شمار کرنا چاہیئے جو اس ملک میں گزر چکے ہیں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۸)

حضور نے اپنی آخری کتاب "پیغام صلح" میں فرمایا ہے:-

"بلا شبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔" (پیغام صلح صفحہ ۴۰)

سکھ کتب میں گورو نانک جی کو ایک صاحب کرامت اور صاحب کشف بزرگ بیان کرنے کی بجائے ایک شعبدہ باز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ایسی ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں کہ جو عقل اور نقل دونوں کے ہی خلاف ہیں اور جنہیں موجودہ زمانہ کے اہل دانش اور اہل علم سکھ حضرات بھی درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ منجملہ ان کے ایک ساکھی پنجہ صاحب کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ گورو نانک جی اپنے سفروں کے دوران حسن ابدال گئے۔ وہاں جا کر آپ نے ایک جگہ ڈیرہ لگا دیا اور اپنے ایک ساتھی کو (بعض نے اس کا نام بھائی مردانہ اور بعض نے بھائی بالا بتایا ہے) باوا ولی قندھاری کے پاس پانی لینے کے لئے بھیجا۔ اس ولی نے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ گورو جی نے جہاں وہ بیٹھے تھے اپنی کرامت سے ایک نیا چشمہ جاری کر دیا بلکہ ولی قندھاری کا سارا پانی نیچے کھینچ لیا۔ اس نے غصہ سے پہاڑی یا بہت بڑا پتھر گورو نانک جی پر پھینک دیا۔ گورو جی نے اسے اپنے ہاتھ پر تھام لیا اور گورو جی کے پنجہ کا نشان اس پر پڑ گیا جس کی وجہ سے سکھوں میں اسے پنجہ صاحب کا نام دیا گیا۔

ایک سکھ ودوان سردار سیوا سنگھ جی سپرنٹنڈنٹ مدرسہ خالصہ بہادر امرتسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا:-

"منجملہ ان کی کرامت کے جو سیوا سنگھ صاحب نے اپنے خط میں لکھی ہیں ایک یہ ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ حسن ابدال کے متصل ایک جگہ پنجہ صاحب ہے وہاں نانک صاحب کا ولی قندھاری کے ساتھ یہ جھگڑا گزرا کہ ولی قندھاری صاحب پہاڑ کے اوپر ایک چشمہ کے متصل رہتے تھے۔ اتفاق سے وہاں گورو نانک صاحب اور مردانہ جا نکلے۔ مردانہ نے گورو صاحب سے التماس کی کہ اگر حکم ہو تو میں پانی لے آؤں۔ انہوں نے اجازت دیدی۔ جب مردانہ اوپر گیا تو باوا ولی قندھاری نے اس سے کہا کہ تمہارے ساتھ جو گورو صاحب کرامت ہیں وہاں ہی پانی کیوں نہیں نکال لیتے۔ اس نے گورو صاحب سے آ کر اسی طرح عرض کر دیا۔ گورو صاحب نے برچھی گاڑ کر وہاں سے پانی نکال لیا۔ ولی صاحب کا پانی خشک ہو گیا۔ انہوں نے طیش میں آ کر پہاڑ کو ان پر گرانا چاہا۔ بابا نانک صاحب نے ہاتھ سے تھام دیا۔ چنانچہ پانچ انگل کا نشان اب تک موجود ہے۔"
(ست بچن صفحہ ۱۳۹)

حضور علیہ السلام نے سردار سیوا سنگھ جی کا خط نقل کرنے کے بعد یہ تحریر فرمایا ہے:-

"ہمارے نزدیک بابا نانک کا چولہ صاحب اور ان کے اشعار جو حقائق اور معارف سے پُر ہیں، اعلیٰ درجہ کی کرامت ہے۔"
(ست بچن صفحہ ۱۳۹)

اس سے صاف واضح ہے کہ حضور علیہ السلام نے پنجہ صاحب کی مروجہ ساکھی کو گورو جی کی کرامت تسلیم نہیں کیا۔

جب ہم حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر سکھ کتب کی ورق گردانی کرتے ہیں تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ پنجہ صاحب کی مروجہ ساکھی بالکل بے بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنم ساکھی بھائی بالا کے قدیمی نسخوں میں اس ساکھی کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان سردار سریندر سنگھ کوہلی نے بیان کیا ہے:-

"پہلی جنم ساکھیوں میں پنجہ صاحب کی ساکھی نہیں ملتی بعد میں شامل کی گئی ہے۔" (پنجابی ساہت دا اتہاس صفحہ ۲۳)

گورو نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ جی کے بعض قلمی نسخے ایسے موجود ہیں جن میں پنجہ صاحب کی ساکھی شامل نہیں ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں بھائی ویر سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے:-

"ایک قلمی نسخہ میں جو ۱۹۶۲ء کا ہے یہ قصہ (پنجہ صاحب والا) نہیں ہے۔"
(نانک پرکاش سمپادت صفحہ ۸۹۲)

ہمارے پاس بھی بعض ایسی جنم ساکھیاں موجود ہیں (جو ۱۹ ویں صدی کے آخری حصہ کی طبع شدہ ہیں) ان میں پنجہ صاحب کی یہ مروجہ ساکھی درج نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ کے سکھ ودوانوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اس ساکھی کی برملا تغلیط کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان سردار جوگندر سنگھ جی بی۔اے ایل ایل بی لکھتے ہیں:-

"پنجہ صاحب کی ساکھی کے بارہ میں پروفیسر ست بیر سنگھ وغیرہ نئے مؤرخین کی تحقیق گیانی جی کے خیالات کو بالکل غلط ثابت کر رہی ہے۔ پورانے پرچارک یہ بات بڑے زور شور سے کہا کرتے تھے کہ ولی قندھاری نے پہاڑی کو دھکیل دیا۔ گورو جی نے ہاتھ پر روک لیا اور پتھر پر پنجہ لگ گیا لیکن جدید تحقیق اسے درست تسلیم نہیں کرتی۔"
("جتھیدار" جالندھر ۲۰ رجولائی ۱۹۶۲ء)

اس سلسلہ میں سردار جوگندر سنگھ جی نے یہ بھی لکھا ہے:-

"سکھ سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پاؤنٹہ صاحب کیمپ میں جب پروفیسر ست بیر سنگھ نے پنجہ صاحب کی ساکھی کی سائنس کے مطابق تشریح کی تو ایک نہنگ سنگھ برچھی تان کر مارنے کے لئے تیار ہو گیا اور کچھ سننے کے لئے تیار نہ ہو سکا۔"
(جتھیدار جالندھر ۲۷ رجولائی ۱۹۶۸ء)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جہاں قدامت پسند سکھ پنجہ صاحب کی مروجہ ساکھی کے خلاف کچھ سننے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ مرنے مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے وہاں سکھوں کا اہل علم طبقہ اس ساکھی کو درست تسلیم نہیں کرتا اور اس کی برملا تغلیط کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ پریت لڑی کے فاضل ایڈیٹر نے ایک مرتبہ پنجہ صاحب کی مروجہ ساکھی سے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع کیا تھا:۔

"سوال۔ کہتے ہیں کہ گورو نانک جی کا لگا ہوا پتھر پر پنجہ متعدد مرتبہ رگڑنے سے بھی مٹ نہ سکا بلکہ نیچے ہی نیچے دھنستا چلا گیا۔"

جواب:۔ یہ باتیں صرف کہنے کی ہیں۔ اَنہونی بات قدرت میں کوئی نہیں ہو سکتی۔ تمام کائنات اٹل اصول میں گندی ہوئی ہے۔ دوسرے گورو نانک جی کوئی شعبدہ باز نہ تھے ایک مہان انسانی کرشمہ تھے جنم ساکھیاں چھوٹے کاتبوں کی نوشت ہیں ان میں مذکورہ کرامتیں گورو جی کی عظمت ظاہر نہیں کرتیں بلکہ چھوٹے کاتبوں کے ادنیٰ خیالات کی تصویر پیش کرتی ہیں۔"

(پریت لڑی۔ اگست ۱۹۶۸ء)

ایک اور سکھ ودوان سردار بلبیر سنگھ بیر رقم طراز ہیں:۔

"ایک ودوان دوست "ساہنی" جی نے ...... پہلی پاتشاہی سری گورو نانک جی سے متعلق لکھا ہے کہ آپ نے ولی قندھاری کی طرف سے دھکیلا ہوا پتھر روکا نہیں تھا۔ بلکہ ولی نے ...... خود نشانی کے طور پر ان کا پنجہ لگا کر وہاں رکھ لیا تھا۔"

(جتھیدار ۱۳ر اگست ۱۹۶۸ء)

اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے:۔

"پنجہ صاحب والی ساکھی غلط ثابت کرتے ہوئے "ساہنی" صاحب لکھتے ہیں کہ پروفیسر ست بیر سنگھ جی وغیرہ جدید مؤرخین کی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ ولی قندھاری نے کوئی پتھر نہیں دھکیلا نہ ہی گورو صاحب نے پنجہ لگایا۔"

(جتھیدار جالندھر ۱۸ر اگست ۱۹۶۸ء)

ایک اور سکھ ودوان سردار امول سنگھ جی چیمہ کا ایک مضمون چنڈی گڑھ (بھارت) کے ایک ماہنامہ "جیون پریتی" میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں سردار صاحب نے پنجہ صاحب کی حقیقت پر اپنے رنگ میں روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سردار صاحب لکھتے ہیں:۔

"۱۹۴۵ء میں اپنے گاؤں ضلع لائلپور سے میں راولپنڈی بابا کھیم سنگھ بیدی کے بڑے لڑکے بابا سر گوربخش سنگھ بیدی کی ہزاروں ایکڑ نہری زمین جو منٹگمری کے ضلع میں تھی اور ٹھیکہ کیلئے نیلام ہوتی تھی لینے کے لئے راولپنڈی گیا۔ بولی زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے میں وہ زمین ٹھیکہ پر حاصل نہ کر سکا۔ میں نے سوچا کہ ادھر آیا ہوں تو کیوں نہ ایک دن اور ٹھہر کر پنجہ صاحب کے درشن اور اشنان کر لوں۔ دوسرے دن پروگرام بنا کر صبح کی ریل سے حسن ابدال (پنجہ صاحب) کے سٹیشن پر جا اترا ......

گوردوارہ صاحب کے مینیجر اور ہیڈ گرنتھی جی سے ملا اور اپنے متعلق بتایا۔ انہوں نے خیال کیا کہ میں کوئی خاص یاتری ہوں اس لئے میرے ساتھ ایک دو سیوادار، گوردوارہ دکھلانے کے لئے لگا دیئے۔"

(جیون پریتی چنڈی گڑھ ستمبر ۱۹۷۶ء)

اس کے آگے چیمہ صاحب نے بیان کیا ہے:۔

"اشنان کرنے کے بعد میں نے پنجہ والے پتھر کے قریب جا کر اسے بڑے غور سے دیکھا اور جو کچھ اس کے نیچے گوردوارے کے منتظمین نے لکھوایا ہوا تھا وہ بھی پڑھا" ....

(جیون پریتی چنڈی گڑھ ستمبر ۱۹۷۶ء)

حسن ابدال کا گوردوارہ دیکھنے اور وہاں کے باشندوں سے بات چیت کر کے معلومات حاصل کرنے کے بعد چیمہ صاحب نے اپنے تاثرات مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کئے ہیں:۔

"اب ہم اس مسئلہ کو دلیل سے پرکھتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آج سے ۴۵۵ سال قبل جب گورو نانک حسن ابدال گئے تھے تو حسن ابدال ضرور آباد تھا خواہ ان دنوں سے چھوٹا سا گاؤں ہی ہو۔ اس وقت حسن ابدال کے باشندے یہاں سے پانی پیتے ہوں گے۔ بھائی مردانہ بھی وہاں سے پانی پی سکتا تھا اور پیاسا رہا ہوگا اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ حسن ابدال کو چھوڑ کر جو گوردوارے سے بمشکل چار پانچ سو گز کے فاصلہ پر جانب غرب تھا ڈیڑھ میل دور ایک بڑی اور غیر آباد پہاڑی پر جا کر ایک فقیر سے جھگڑا کرتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ولی قندھاری سے مردانہ کا جھگڑا تو پہاڑی کے اوپر ہوا ہوگا اور وہاں گورو نانک جی بھی ہوں گے اور وہاں سے ہی ولی قندھاری نے ان پر پتھر دھکیلا ہوگا اور پتھر چورس ہونے کی وجہ سے وہاں ہی گر پڑا ہوگا۔ یہ ڈیڑھ میل دور ایک دیوار میں آ کر کیونکر لگ گیا؟"

(جیون پریتی چنڈی گڑھ ستمبر ۱۹۷۶ء)

یہ دونوں باتیں بیان کرنے کے بعد چیمہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ تمام قصہ فرضی اور من گھڑت ہے جو آج سے تین چار سو سال قبل کے پوجاریوں نے کسی خاص مطلب کے لئے اس کا پرچار کیا ہوگا۔ اب ہم لوگ اسے صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

اس قصہ سے متعلق کہ یہ سارا معاملہ من گھڑت ہے۔ اور تسلی کرنے کے لئے حسن ابدال گاؤں میں جا کر وہاں دریافت کرنے کے بعد میں ریلوے سٹیشن حسن ابدال واپس آنے کے لئے پہنچ گیا۔ اور ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور سکھ جو مجھ سے عمر میں چھوٹا تھا گوردوارہ کی طرف سے آیا اور میرے پاس بیٹھ گیا۔ ایک دوسرے کو فتح بلانے کے بعد ہمیں اکٹھے ہی زور سے ہنسی آ گئی۔ جب ہم نے ایک دوسرے سے ہنسی کی وجہ دریافت کی تو دونوں نے یک زبان کہا:۔

"یہ سب من گھڑت معاملہ ہے"

(جیون پریتی چنڈی گڑھ ستمبر ۱۹۷۶ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۵ء میں پنجہ صاحب کی مروجہ ساکھی کو گورو نانک جی کی کرامت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ سکھوں میں ہی ایسے اہل دانش اور اہل علم پیدا ہو گئے کہ جنہوں نے اس ساکھی کو بعد کی ملاوٹ اور فرضی قصہ قرار دے کر اس کا رد کر دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان علمی فتح ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس پنجہ صاحب کے سلسلہ میں نہ صرف سکھ کتب میں اضافے کئے گئے بلکہ یہ پنجہ کا نشان بھی اپنی اصلی حالت میں قائم نہ رہا۔ چنانچہ پہلے انگلیوں کے نشان اُبھرے ہوئے تھے (ملاحظہ ہو ڈسٹرکٹ گزیٹیر اٹک ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۲) اب پتھر کے اندر دھنسے ہوئے ہیں۔

نیز اس ساکھی میں تین بزرگوں کا ذکر ہے۔ اوّل ولی قندھاری۔ دوم گورو نانک جی اور سوم بھائی مردانہ۔ ولی قندھاری گورو نانک جی کی پیدائش سے ۲۲ سال قبل ۱۴۴۷ء میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو تاریخ حسن ابدال صفحہ ۱۴۶) گورو نانک جی کا سن ولادت ۱۴۶۹ء ہے (مہان کوش صفحہ ۵۱۹) اور بھائی مردانہ ۱۴۵۹ء میں پیدا ہوئے تھے (مہان کوش صفحہ ۱۷) مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی کے بقول گورو نانک جی بھائی مردانہ کی وفات اور اس کی تجہیز و تکفین کے بعد حسن ابدال گئے تھے (تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۶۱) اس صورت میں اس ساکھی کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟ اس پر سکھ دنیا خود ہی غور فرما لے۔

ایک جامع قانون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے جو قیامت تک آنے والے تھے ایک کامل اور جامع قانون کی طرح نازل فرمایا اور ہر ایک درجہ کی استعداد کے لئے افادہ اور افاضہ کا دروازہ کھول دیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۲۸)

اس کامل اور جامع قانون کا نزول اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم پوری ہمت اور پورے ذوق سے اس کے مطالب سے آگاہی حاصل کریں۔ ایک آیت کا ترجمہ بھی ہر روز یاد کیا جائے تو اس نعمت سے پورا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو دروازہ کھولا ہے کیا آپ اس میں داخل ہونا پسند نہیں کریں گے؟ آپ کے کام کو سہل بنانے کیلئے مجلس انصار اللہ نے سہ ماہی امتحانوں کا سلسلہ جاری کیا ہے اس میں شرکت فرمائیے۔ آئندہ امتحان ۲۸، ۲۹ اخاء / اکتوبر کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے:۔

- ترجمہ پارہ ۱۴ نصف اوّل — کتاب "آسمانی فیصلہ" (دفتر سے طلب فرمائیں)
- اذان کے بعد اور مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرائے خدمت کے وعدہ کنندگان جلد تر ادائیگی کی کوشش فرمائیں (مہتمم مال)

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات (قسط ۱۶)

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی وصولی کی تفصیل شائع کی جا رہی ہے اس میں ۲۸ر اگست ۱۹۷۶ء تک وصول ہونے والے نام شامل ہیں اس کے بعد کی وصولی کی فہرست بعد میں شائع ہوگی۔ بہنیں اس طرف توجہ دیں جو شامل ہو چکی ہیں وہ جتنا چندہ دے چکی ہیں اس کا کم از کم نصف اور دیں تو یہ خرچ پورا ہو سکے گا ورنہ عین ممکن ہے کم رقم کی کمی سے کام بند کروانا پڑے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرمہ اہلیہ صاحبہ میجر سعید احمد صاحب مرحوم پشاور	۲۵/-
" " میاں لطیف احمد صاحب "	۱۰/-
" " " ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب "	۱۰/-
" " " رشید احمد صاحب "	۱۰/-
" " " کرامت اللہ خان صاحب "	۱۰/-
" " " آفتاب صاحب "	۱۰/-
" " " امیر صاحب مرحوم "	۲۰/-
" " " لطیف صاحب "	۱۰/-
" " " منظور صاحب "	۱۰/-
" " " نقاب شاہ صاحب مرحوم "	۱۰/-
" " " ناصر احمد صاحب "	۱۰/-
" " " صلاح الدین صاحب "	۱۰/-
" " " بشیر الدین صاحب "	۵/-
" " " خواص خان صاحب "	۵/-
" " " عبد السلام خان صاحب "	۲/-
" نصیرہ صاحبہ بنت " "	۱۰۱/-
" اہلیہ صاحبہ نثار فاروقی صاحب "	۱۰/-
" " احمد صاحب بڈھ بیر "	۲۰/-
" " میاں رشید احمد صاحب "	۱۰/-
" والدہ صاحبہ خلیل صاحب "	۱۰/-
" ذکیہ تاج صاحبہ "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۱۰۶/-
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ چک ۱۱۲ ضلع سرگودھا	۱۰/-
" فاطمہ بی بی صاحبہ "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۵/-
مکرمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ	۲۰/-
" امۃ المتین بشریٰ صاحبہ "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ سلیم احمد صاحب "	۲۵/-
" بیوہ عبد القیوم صاحب "	۱۰/-
" مغفوراں صاحبہ اہلیہ علی بخش صاحب "	۱۰/-
" رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب نصیر "	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۲۶/-
" خوشاب	۴۱/-
مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ محمد سعید صاحب پیر محل	۱۰۰/-
" صفیہ ادریس صاحبہ خانیوال	۱۰/-

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ خانیوال	۱۰/-
" بشریٰ باجوہ صاحبہ "	۵/-
" کوثر سلیم صاحبہ "	۱۰/-
" حاجی خورشید بیگم صاحبہ "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۲۵/-
مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ "	۲۵/-
" بیگم صاحبہ کرنل خالد سعید صاحب "	۵۰/-
" محمد بی بی صاحبہ "	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ جرنیل ناصر احمد صاحب "	۱۰۰/-
" شاہدہ شکور صاحبہ میکلوڈ روڈ "	۲۵۰/-
" طاہرہ سمیع صاحبہ "	۲۵/-
" صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ "	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ ملک منظور صاحب سمن آباد "	۱۱/۲۵
" والدہ صاحبہ جواد احمد صاحب "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب "	۱۰/-
" " قریشی محمود احمد صاحب "	۱۰/-
" " حمیدہ تقیر اللہ صاحبہ "	۱۰/-
" امۃ الرشید صاحبہ نیو شالامار کالونی ملتان روڈ "	۲۰/-
" حلیمہ بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" امۃ العزیز بیگم صاحبہ کوثر "	۱۰/-
" نسیم اللہ صاحبہ "	۱۰/-
" ہاجرہ بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" منور نثار صاحبہ "	۱۳/-
" رفیعہ رفیق صاحبہ "	۱۵/-
" عزیز بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" ارشاد صاحبہ "	۱۰/-
" مبین بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد سعید صاحب میکلوڈ روڈ لاہور	۵۰/-
" بشریٰ مجتبیٰ احمد صاحبہ "	۱۰۰/-
" امۃ المجید صاحبہ "	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ لاہور	۳۶/-
مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مقبول احمد ذبیح صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن شاکر صاحب "	۱۰/-

مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ منجانب حمید الدین ناصر صاحب مرحوم دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰۰/-
" امۃ الحی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ " محمد اسحاق صاحب "	۱۰/-
" بشریٰ صاحبہ " منیر الدین صاحب "	۱۰/-
" امۃ الحفیظ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم "	۱۰/-
" عائشہ امینہ صاحبہ دارالصدر جنوبی	۱۰/-
" نسیم ساجدہ صاحبہ " "	۱۰/-
" ہاجرہ بیگم صاحبہ " "	۱۰/-
" بشریٰ حفیظ صاحبہ " "	۱۰/-
" صغریٰ بیگم صاحبہ " "	۱۵/-
" امۃ السلام صاحبہ بنت حکیم عبد الواحد صاحب " "	۱۰/-
" امۃ الباسط صاحبہ " "	۱۰/-
" زینب صاحبہ اہلیہ " "	۱/-
" امۃ الفیاض صاحبہ اہلیہ خان عبد الغفار خان صاحب " "	۲۰/-
" مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب " "	۱۰/-
" منصورہ شفیق قیصر صاحبہ " "	۲۰/-
" نصرت صاحبہ اہلیہ گل نور صاحب " "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ " "	۴۱/-
" حل بھٹیاں جھنگ	۵۸/-
" چک ۳ گجرات	۱۰۰/-
مکرمہ عزیز بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰/-

میزان :	۲۵ — ۲۹۵۱
سابقہ وصولی :	۲۵ — ۵۶۸۸۴
کل میزان ۲۸/۸/۷۶ تک :	۵۰ ۵۹۸۳۵

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے برادر نسبتی مکرم کمانڈر عبد الرشید تاج صاحب کا ۲۱ر جولائی کو لندن کے ہسپتال میں دوبارہ آپریشن ہوا ہے پہلا آپریشن سوڈان میں ہوا تھا (جہاں پر وہ اپنے جہاز کے ساتھ تھے) یہ آپریشن خراب ہو گیا تھا ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ آنت کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ انہیں بیمار ہوئے ۴ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔
(اکرم دین۔ لندن)

(۲) خاکسار کے والد محترم محمد رمضان صاحب عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔
(غلام احمد بھٹی ۱۷۷ ڈی ٹائپ کالونی لائلپور)

ماہ اگست میں خدام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کریں! (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

راولپنڈی اور اسلام آباد کے مجاہدین (معاونینِ خصوصی) جنہوں نے امسال تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانی پیش کی ہے ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی نعمتوں سے نوازے۔ سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:-

		وعدہ	
۱	مکرمہ بیگم صاحبہ میاں منظور احمد صاحب بولان ریڈیو اسلام آباد	۵۰۰/-	دفتر سوم
۲	مکرم مسعود احمد صاحب ابن میاں منظور احمد صاحب بولان ریڈیو راولپنڈی	۵۰۰/-	"
۳	مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم مسعود احمد صاحب " " "	۵۰۰/-	"
۴	مکرم قاضی شفیق عظیم صاحب مرحوم "	۱۰۰۰/-	"
۵	" میجر فضل احمد صاحب (ابن میجر عارف زمان صاحب) "	۵۰۰/-	دفتر سوم
۶	" زاہد احمد خان صاحب نہال "	۵۰۰/-	"
۷	" شیخ مظفر الدین صاحب بوگرہ منجانب آنحضرت صلعم "	۵۵۰/-	"
۸	" رجال الدین صاحب صادق "	۶۰۰/-	"

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

امتحانِ محررین

دفاتر تحریکِ جدید میں چند محررین کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند میٹرک پاس نوجوان اپنی اسناد کے ساتھ مقامی جماعت کی تصدیق سے اپنی درخواستیں وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ۸ر اگست ۱۹۷۷ء تک بھجوا دیں ۹ر اگست ۱۹۷۷ء کو ۸ بجے صبح تحریری امتحان اور ۱۰-۱۱ اگست کو ان کا انٹرویو ہوگا۔ انشاء اللہ

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

بیرونی ممالک کی بہت زیادہ مانگ کے پیشِ نظر

آپ ریگروٹنگ انجنیئر کو پانچ پانچ چھ چھ ہزار روپے دے کر مزدوروں میں بھرتی ہو کر بیرون ملک جاتے ہیں آپ کیوں نہیں ہمارے ادارے

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر اینڈ پائپ فٹر ٹریننگ سنٹر

اندرون موچی دروازہ لاہور سے صرف ۱۰۰/- روپیہ ادا کر کے ۲ ہفتہ کا مکمل سٹیل فکسر ... ۱۰۰/- روپیہ ادا کر کے ۲ ہفتہ کا مکمل شٹرنگ کارپینٹر کورس کر کے بیرونِ ملک جاتے ہیں!

اس کے علاوہ ہم نے پاکستان میں پہلی بار مکمل پائپ فٹر کورس سکھانے کا انتظام بھی کیا ہے جو تین ہفتہ کا کورس ہے اور مکمل فیس ۱۵۰/- روپے ہے۔ اس کورس میں (ربڑ۔ پلاسٹک۔ ٹین۔ سٹیل۔ لوہا) پائپ فیبریکیٹر۔ پائپ فٹنگ۔ پلمبر۔ سینیٹری فٹنگ شامل ہیں۔

نئی کلاسز ۱۳ر جولائی سے شروع ہو رہی ہیں!

- اگر آپ یہ تینوں کورس کر لیں تو آپ کنسٹرکشن فورمین بن سکتے ہیں۔ مدت تینوں کورس ۳ ہفتہ۔ تینوں کورس فیس ۳۲۵/- روپیہ۔ داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح۔ دوپہر۔ شام۔
- ادارہ میں مکمل پریکٹیکل کا انتظام ہے۔ ٹریننگ مکمل کرنے پر سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔
- لاہور سے باہر کے طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

(نوٹ) ہم جلد ہی بیرونی ممالک کی مانگ کے پیشِ نظر ایک ہفتہ کا مکمل بلڈنگ پینٹرز کورس شروع کر رہے ہیں۔ فیس ۵۰/- روپیہ۔

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰ فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر اینڈ پائپ فٹر ٹریننگ سنٹر

بازار لال کھوہ۔ بالمقابل نیو پاک سٹور۔ اندرون موچی دروازہ لاہور

فون نمبر پی پی ۲۱۵۷۷۸ - ۵۵۴۱۱ - ۶۰۵۴۰

محترمہ امۃ المتین صاحبہ کی ڈنمارک میں المناک وفات

(محترم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

ڈنمارک سے بذریعہ ٹیلیفون موصولہ اطلاع کے مطابق خاکسار کی ماموں زاد بہن عزیزہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب ورک بعمر ۲۸ سال رحلت فرما گئی ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا پچھلے دنوں ڈنمارک ہسپتال میں انتڑیوں کا اپریشن ہوا تھا جو وقتی طور پر کامیاب رہا اور نتیجۃً عزیزہ موصوفہ ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس آ گئیں لیکن مابعد کوئی پیچیدگی پیدا ہو جانے کے نتیجہ میں دوبارہ ہسپتال داخل ہونا پڑا اور وہیں وفات واقع ہو گئی ہے۔ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

مرحومہ نے دو بچے عزیزان عتیق احمد و لئیق احمد بعمر پانچ سال و تین سال اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں لہٰذا اُن کا جنازہ موصولہ اطلاع کے مطابق تین چار یوم کے اندر اندر ربوہ پہنچ جائے گا۔

جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ خدا تعالیٰ خود اُن کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ کہ عزیزم برادرم محمود احمد صاحب ورک، عزیزہ موصوفہ کے والدین اور جملہ لواحقین کو اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اللّٰھمّ آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

دعائے مغفرت

مکرم سردار دوست محمد صاحب چغتائی ۸ر جولائی ۱۹۷۷ء کو کوٹلی آزاد کشمیر میں وفات پا گئے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم ریاست پونچھ کے رہنے والے تھے اور بچپن سے ہی شرک اور بدعت سے متنفر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد آپ مہاجر ہو کر کوٹلی آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ تہجد گزار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مخلص احمدی تھے۔ اکثر وقت آپ کا تبلیغ میں گزرتا۔

جماعت کوٹلی ایک اچھے اور دیندار بزرگ سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

(محمد الدین مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ لائلپور)

درخواستِ دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ ایک سال سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام محمد فیکٹری ایریا ربوہ)

(۲) مکرم الحاج چوہدری محمد رمضان صاحب محلہ دار العلوم غربی ربوہ عرصہ سے بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ علیل ہے پاؤں اور ٹانگوں پر ورم ہے احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(۳) مبارک احمد ناصر ابن مکرم عبد الرحیم صاحب سابق کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ان دنوں شدید بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہے۔ احباب سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴